

88130 - شرعی منگنی کے عملی اقدامات

سوال

منگنی سے پہلے کے مراحل کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ یعنی کوئی نوجوان کس کو لڑکی والوں کی طرف رشتہ طلب کرنے کے لیے بھیجے؟ اور اگر لڑکی اور لڑکی والوں کی جانب سے ہامی بھر لی جائے تو اس کے بعد کیا مرحلہ ہوتا ہے؟ مثلاً: حق مہر، اور خاوند سے مطلوب دیگر کیا چیزیں ہوتی ہیں؟ کیا یہ مسنون ہے کہ حق مہر کی رقم مقرر کرتے ہوئے سورت الفاتحہ پڑھے؟ منگنی اور رخصتی کے لیے الگ الگ مخصوص لباس کیا یہ بھی سنت ہے؟ یا مسنون کوئی اور لباس ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

انسان جب شادی کرنا چاہے، اور کسی مخصوص لڑکی کے لیے منگنی کا پیغام بھیجنا چاہے تو خود ہی اس لڑکی کے ولی کے پاس جائے، یا کسی رشتہ دار مثلاً: بھائی یا والد کے ہمراہ جائے، یا کسی اور کو منگنی کا پیغام دینے کے لیے اپنا نمائندہ بنا لے، اس میں کوئی مخصوص حد بندی نہیں ہے، ایسے میں عرف کا لحاظ بھی رکھنا چاہیے؛ کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ کسی علاقے میں خود سے منگنی کا پیغام لے کر جانا معیوب بھی ہو سکتا ہے، اس لیے ان چیزوں کا خیال رکھا جائے گا۔

شرعی طور پر منگیتر کو دیکھنا جائز ہے؛ جیسے کہ ترمذی: (1087)، نسائی: (3235) اور ابن ماجہ: (1865) میں سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو منگنی کا پیغام بھیجا تو نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے انہیں فرمایا: (اپنی منگیتر کو دیکھ لو؛ اس سے تمہارے درمیان محبت بڑھ جانے کا بہت زیادہ امکان ہو گا۔) اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے۔

دوم:

اگر لڑکی اور لڑکی کے اہل خانہ کی طرف سے اظہار رضا مندی ہو جائے تو اس کے بعد حق مہر ، شادی کے اخراجات اور وقت وغیرہ کے متعلق اتفاق کر لیا جائے۔ یہ چیز بھی عرف اور علاقائی رسم و رواج کے مطابق مختلف ہو سکتی ہے؛ کیونکہ کچھ لوگ منگنی اور نکاح ایک ہی مجلس میں کر لیتے ہیں، اور کچھ لوگ منگنی کے بعد نکاح الگ سے کرتے ہیں، یا نکاح تو فوری ہو جاتا ہے لیکن رخصتی لیٹ کرتے ہیں، یہ سب طریقے جائز ہیں، نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ان کی 6 سال کی عمر میں کیا تھا اور پھر رخصتی 9 سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ بخاری: (5158)

سوم:

منگنی یا نکاح کے وقت سورت فاتحہ پڑھنا مسنون نہیں ہے، مسنون یہ ہے کہ خطبہ الحاجہ پڑھا جائے، چنانچہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے خطبہ حاجت نکاح وغیرہ کے لیے سکھایا تھا:

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُضِلِّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں - ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں - اور (اپنے گناہوں کی) معافی چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جسے وہ راہ حق سچا دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا ، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کے لیے کوئی رہنما نہیں ہو سکتا - اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کوئی معبود برحق نہیں - اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں -

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

ترجمہ: اے لوگو! تم اپنے پروردگار کا تقویٰ اپناؤ، جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا، اور پھر اسی جان سے اس کی بیوی پیدا کی اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اے لوگو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطے سے تم سوال کرتے ہو ، اور رشتے ناتے (توڑنے) سے بچو ، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے -

[النساء: 1]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس سے ڈرو جیسے کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم پر موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو - [آل عمران: 102]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيداً يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور بات ہمیشہ صاف سیدھی کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست فر دے گا، تمہاری خطائیں معاف کر دے گا، اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر لی بلاشبہ وہ عظیم کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ [الاحزاب: 70 - 71]

اس حدیث کو امام ابو داود رحمہ اللہ : (2118) نے روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

دائمى فتوى كمىثى كے فتاوى: (19/146) ميں ہے كہ ان سے پوچھا گيا:

كيا آدمى منگنى كا پيغام بهيجتے ہوئے سورت الفاتحه پڑھے يا بدعت ہے؟

تو انہوں نے جواب ديا كہ: "مرد لڑكى كو منگنى كا پيغام پہنچاتے ہوئے يا نكاح كے وقت سورت الفاتحه كى تلاوت كرى تو يہ بدعت ہے۔" ختم شد

چهارم:

منگنى يا نكاح كے وقت، يا رخصتى كے ليے كوئى مرد يا عورت كے ليے كوئى مخصوص لباس نہيں ہے، يہاں پر بھى سماجى اقدار كا خيال اس حد تك ركھا جائے گا كہ ان ميں كوئى غير شرعى عمل نہ ہو، اس بنا پر دلہا پينٹ شرٹ وغيرہ بھى پہن سكتا ہے۔

اور اگر دلہن ايسى جگہ پر ہو كہ مرد بھى اسے ديكھيں تو دلہن ساتر لباس پہنے، بالكل ايسے ہى جيسے نكاح سے پہلے يا بعد ميں پہنا جاتا ہے، اور اگر وہاں صرف خواتين ہى ہوں گى تو پھر كوئى بھى لباس پہن سكتى ہے اور اس حوالے سے اسراف و فضول خرچى سے بچے اور كسى ايسے لباس سے بھى بچے جو كسى كے ليے آزمائش كا باعث بن جائے۔

شادى كے ليے مخصوص انگوٹھى [خاص نظريات كے ساتھ] پہننا مرد اور عورت كسى كے ليے بھى جائز نہيں ہے؛ كيونكہ اس ميں كافروں كے ساتھ مشابھت ہے۔

اس بارے ميں مزيد كے ليے آپ سوال نمبر: (2144) كا جواب ملاحظہ كريں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ كو اپنے پسنديدہ اور رضا كے موجب اعمال كرنے كى توفيق عطا فرمائے۔

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

والله اعلم